احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۰۳ | منگل ۲۸ ذیقعدہ - ۱۴۱۴ھ ' ۱۰- ہجرت ۷۳ ۱۳ ھش ' ۱۰- مئی ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچی خوشحالی کا مدار تقویٰ پر ہے

متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پاسکتا ہے۔ جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے' اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار' میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جارہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰' ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا' مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۰۵)

درخواست دعا

○ محترم مولانا محمد منور صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری سلطان احمد صاحب گجراتی جو محترم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ (وفات یافتہ) کے والد محترم تھے بقضائے الٰہی مورخہ ۹۴-۴-۳۰ کو ۱۰۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اگلے روز محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد رفیق صاحب ثاقب نائب ناظر مال نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزم مکرم اعجاز ظفر اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری ظفر اللہ کاہلوں صاحب ۲۵/۲۱ دارالنصر غربی ربوہ (دفتر امانت تحریک جدید ربوہ) نے ایم ایس سی میتھ کے امتحان ۱۹۹۴ء میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ ان کی اس نمایاں کامیابی پر صدر پاکستان نے ۱۷- اپریل ۱۹۹۴ء کو عزیزم موصوف کو گولڈ میڈل دیا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(نظارت تعلیم)

اللہ تعالیٰ متقیوں سے پیار کرتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اس دنیا میں ہماری سیر روحانی یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ گناہوں سے اور غفلتوں سے اور کوتاہیوں سے ایسے اعمال سے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے' انسان بچنے کی کوشش کرے اور تقویٰ کا ایک پہلو یا بڑا پہلو یہی ہے اس کی تفصیل میں تو اس وقت میں نہیں جاؤں گا۔ لیکن یہ کہنا درست ہو گا کہ انسان کی سلامتی کے لئے یعنی خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہنے کے لئے اور غفلت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے قہر کے وارث ہونے سے بچنے کے لئے تقویٰ تعویذ کا کام دیتا ہے اور حفاظت کرتا ہے اور ہر قسم کے فتن اور فسادات سے اور ہر قسم کی بداعمالیوں سے محفوظ رہنے کے لئے تقویٰ ایک مضبوط قلعہ کا کام دیتا ہے۔ جو تقویٰ کی چار دیواری کے اندر داخل ہو گیا وہ اس قسم کے فتنوں سے محفوظ ہو گیا اور تقویٰ کی باریک در باریک راہیں۔ انسان' انسان کے لحاظ سے تقویٰ میں فرق ہے۔ بعض انسانوں کی استعدادیں موٹی موٹی ہیں۔ بعض کی استعدادیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ باریکیوں میں جاتے ہیں اور زیادہ روحانی ترقیات کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی قوت بھی دی اور تقویٰ کی باریک راہوں کی شناخت بھی عطا کی۔

تقویٰ کی یہ باریک راہیں' ان کی روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدوخال ظاہر کرنے والی ہیں جیسا کہ میں نے بتایا' تقویٰ کی اصل یہ ہے کہ وہ فتنہ و فساد اور ظلم اور نواہی میں مبتلا ہونے کے خطرہ سے حفاظت کا کام دیتا ہے اور جب انسان ہر پہلو سے متقی بن جائے۔ یعنی کسی پہلو سے بھی کوئی گناہ اور گندگی اس کے قریب نہ آئے تو چونکہ گندگی اور بدصورتی سے اس نے از خود کو محفوظ کر لیا اس لئے روحانی طور پر اس کے جو نقوش اور خدوخال تھے وہ نمایاں ہو کر سامنے آگئے اور ابھر آئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے متقیوں سے میں پیار کرتا ہوں۔

(از خطبہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۰۔ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۱۰۔ مئی ۱۹۹۴ء

نصف ملاقات

کہتے ہیں خط نصف ملاقات ہوتی ہے۔ اگر انسان کسی سے دوری کی بناء پر مل نہ سکے تو خط لکھے اپنا احوال بتائے اور اس طرح ملاقات کی ایک صورت پیدا کرے۔ آخر ملاقات کی ایک اور پہلی غرض تو یہی ہوتی ہے کہ دل کی باتیں کی جائیں۔ حال جانا جائے۔ احوال دیا جائے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر تسلی حاصل کی جائے۔ خط لکھنے سے ایک دوسرے کو دیکھا تو نہیں جا سکتا لیکن اتنا تو ہوتا ہے کہ جب تک کسی کا تصور کر کے خط لکھا جاتا ہے وہ گویا آنکھوں کے سامنے ہی ہوتا ہے۔

جہاں تک ملاقات کا تعلق ہے ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش کر کے اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ فی زمانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ملاقات کا بدل حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات ہے اور جہاں اور جس جس کے لئے ملاقات مشکل ہے وہ خط کے ذریعہ نصف ملاقات تو ضرور کریں۔ اس کی اہمیت حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد سے واضح ہے۔ ارشاد درج ذیل ہے۔

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں (-) وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔

جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے' تو ہمارے مہمات کا **متکفل** خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں' یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں۔"

پس ملاقات نہایت لازمی ہے اور اس کا بدل یہی ہے کہ خط لکھا جائے ہم قارئین کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ وہ حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھتے رہیں اور اپنے احوال سے حضرت صاحب کو آگاہ کرتے رہیں اس میں بڑی برکت ہے۔ ہمیں یہ برکت حاصل کرنی چاہئے۔

صفحۂ قرطاس پر لکھتا رہونگا عمر بھر
ہے یہی میرا فریضہ اور یہی میری ڈگر
گُند کر دو تم تصور میں مری نوکِ قلم
لگ نہ پائیگی کبھی قدغن مری تحریر پر

ابو الاقبال

خیالِ دنیا سے دور ہٹ کر جہاں سے اہلِ جہاں سے ہٹ کر
جو چاہو تم مجھ کو پا سکو گے خیالِ سُود و زیاں سے ہٹ کر

نہ پوچھ کیا کیا مصیبتوں سے یہ کھوئی منزل ملی ہے مجھ کو
یہ کتنی رسوا ہوئی ہے میری جبیں ترے آستاں سے ہٹ کر

بھلانا چاہوں میں جس کو جتنا' وہ یاد آئے عجیب شے ہے
یہ جبرِ الفت نہیں تو کیا ہے؟ وہ دل میں پہنچے زباں سے ہٹ کر

نہ پوچھا پھر تم نے حال اسکا جو گر پڑا تھا وہ کیسے سنبھلا
تری نظر نے نہ مڑ کے دیکھا' اٹھی تھی جس پر وہاں سے ہٹ کر

ہجوم فکر و بلا میں کوئی اشارہ کم آسرا نہیں ہے
ہیں مسلکِ عشق کے طریقے زباں کے طرزِ بیاں سے ہٹ کر

جفائے دنیا سے تنگ آکر کچھ اشک آنکھوں سے گرتے گرتے
مرا فسانہ سنا گئے ہیں جہاں کے طرزِ بیاں سے ہٹ کر

حسین کلیاں' جمیل تارے' ہزار مرکز ہیں رنگ و بُو کے
ہے کیسے ممکن رہے گا کوئی زمیں سے ہٹ کر زماں سے ہٹ کر

مسرّتوں سے جو پاؤ فرصت تو دیکھ آنا تم اس کو جا کر
کہ ہچکیوں پہ اب آچکا ہے' مریض تیرا فغاں سے ہٹ کر

حوادثاتِ جہاں کی زَد پہ یہ عمر کاٹی ہے فیض ہم نے
ہوائے عالم نہ راس تھی پر کہاں پہ جاتے جہاں سے ہٹ کر

فیض چنگوی

جماعت کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں

کسی جماعت کی ترقی کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں۔ جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہو جاتی ترقی نہیں کر سکتی خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی۔ کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہو جائے۔ لڑنا جھگڑنا۔ دشمنی و نفاق حسد و کینہ' بغض اور عداوت کو چھوڑ نہ دے اس وقت تک ترقی نہ کرے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلِ بوسنیا کو تباہ ہونے نہیں دے گا

بوسنیا کے لوگ بے حد بہادر اور صابر ہیں ایسے لوگوں کو اللہ ضرور کامیاب کرے گا

جماعت احمدیہ کے احباب مسلسل اور متواتر اہل بوسنیا کی تکالیف دور ہونے کیلئے دعائیں کریں

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں مورخہ ۲۴- اپریل ۱۹۹۴ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی بوسنیا کے احمدی مردوں، خواتین اور بچوں سے ملاقات میں بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:24- اپریل- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں بوسنین احمدی مردو زن سے ملاقات فرمائی اور ان کو یقین دلایا کہ اللہ نے چاہا تو ایک دن ان کی مشکلات اور تکالیف ضرور دور ہوں گی اور وہ ایک زیادہ مضبوط اور بہتر قوم بن کر اپنے وطن میں واپس جائیں گے۔

حضرت صاحب کے انگریزی میں بیان کئے جانے والے ارشادات کا بوسنین زبان میں ترجمہ ایک نوعمر بوسنین بچی عزیزہ الویسا اور مکرمہ و محترمہ فرح صاحبہ بیان کر رہی تھیں۔ مکرمہ فرح صاحبہ کے بارہ میں حضرت صاحب نے بیان فرمایا کہ یہ بوسنین مردوں اور عورتوں میں سے پہلی ہیں جنہوں نے یہاں برطانیہ میں احمدیت قبول کی۔ اس پروگرام کا اردو میں ترجمہ ایک خاتون کی آواز میں سنوایا گیا۔ خاتون موصوفہ نے نہایت عمدہ رواں اردو ترجمہ پیش فرمایا۔ پروگرام کے آغاز میں حضرت صاحب نے احمدی بوسنین مردوں اور خواتین سے فرمایا کہ وہ اپنا تعارف کروائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جرمنی میں بوسنین مسلمان بڑی تعداد میں آئے ہیں۔ برطانیہ میں بھی ان کی ایک تعداد آئی ہے جو مقابلتہً کم ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے تمام احمدی جماعتیں بوسنین بہن بھائیوں سے رابطے کر رہی ہیں اور ہر ممکن تعاون کا سلسلہ جاری ہے۔

احمدی ہونے والے پہلے بوسنین مرد

ایک معمر بوسنین احمدی نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ وہ احمدی ہونے والے پہلے بوسنین ہیں وہ آج کل مانچسٹر میں قیام پذیر ہیں۔ جنگ میں ان کی دو بیٹیاں زخمی ہوئیں ایک بیٹی وفات پاگئیں ان کی بیٹی کے دو چھوٹے بچے ۱۰ سال اور ۵ سال کی عمر کے ہیں۔ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے نواسوں کو برطانیہ آنے کی اجازت مل جائے۔ لیکن ابھی تک اس بارے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ انہوں نے حضرت صاحب سے درخواست کی کہ وہ ان کی اس بارے میں مدد کریں۔ اس وقت وہ مانچسٹر میں ایک صاحب کے پاس رہ رہے ہیں اور ایک دو ماہ اور ان کے پاس رہیں گے۔ پھر معلوم نہیں کہ کہاں رہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی بائیں آنکھ کا ۵ دفعہ آپریشن ہو چکا ہے۔ تین دفعہ کروشیا میں اور دو دفعہ مانچسٹر آکر۔ اب بھی شاید تین اور آپریشن ہوں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں آنکھوں سے بہت کم نظر آتا ہے اور شنوائی بھی کم ہے۔ اکثر سر درد بھی رہتا ہے۔ سانس لینے میں بھی دشواری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اس سے قبل ۳۱ دفعہ مختلف مواقع پر اپنا کیس بیان کر چکے ہیں لیکن صحیح ترجمان نہیں مل سکا۔

حضرت صاحب نے فرمایا آپ کو دوائی بھی دیں گے اور جو مدد ہم سے ہو سکی وہ بھی کریں گے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ آپ کو کتنا نظر آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا بہت کم۔ حضرت صاحب نے پوچھا کیا آپ میرے ہاتھ کی انگلیوں کو گن سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اتنا نظر آتا ہے۔ پہلے بالکل نظر نہیں آتا تھا۔

جسمانی بصیرت سے زیادہ روحانی بصیرت

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ نے آپ کو جسمانی بصیرت سے زیادہ روحانی بصیرت عطا فرمائی ہے۔ جس سے آپ اللہ کو پہچان سکتے ہیں اور یہ بات جسمانی بصیرت سے بہت زیادہ بلند بات ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ برطانیہ میں پہلے بوسنین ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ حضرت صاحب نے فرمایا مجھے یہ بات ڈاکٹر منصور شاہ صاحب نے بتائی۔ اس پر میں نے ان کو کہا کہ میرے خیال میں یہاں سب سے پہلے احمدی ہونے والی ایک خاتون یعنی محترمہ فرح صاحبہ ہیں۔ لیکن ڈاکٹر منصور صاحب کا خیال تھا کہ جب مکرمہ سبینہ صاحبہ سویڈن سے آئیں اور انہوں نے بوسنین احباب کے سامنے احمدیت کے بارے میں تقریر کی تو یہ صاحب سب سے پہلے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ میں احمدیت قبول کرتا ہوں"۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس سے پہلے مکرمہ فرح صاحبہ احمدیت قبول کر چکی تھیں۔ میں نے اس پر اصرار کیا۔

اس پر مکرمہ فرح صاحبہ نے کہا کہ شاید مردوں میں سے پہلے احمدیت قبول کرنے والے یہ بزرگ ہوں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں انسانوں کی بات کر رہا ہوں کہ انسانوں میں سب سے پہلے فرح نے احمدیت قبول کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا اگرچہ ان کی جسمانی بصیرت کم ہے لیکن روحانی بصیرت سب سے زیادہ تیز ہے۔

اس احمدی بوسنین بزرگ نے کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ آج حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوں اور دنیا میں اس وقت جو امام احمدیت کو عطا کیا گیا ہے ان سے ملاقات کی سعادت پا رہا ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ان کے جو دو نواسے زاغرب میں ہیں ان کو تحفہ بھجوانے کے لئے پیکٹ تیار کریں۔ ابھی مستقبل قریب میں جو امدادی قافلہ بوسنیا جانے والا ہے اس کے ہاتھ یہ تحفے ان کے نواسوں کو بھجوا دیئے جائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہمارے خدام کا ایک قافلہ بہت جلد بوسنیا روانہ ہونے والا ہے جو بھی بوسنین بھائی بہن بوسنیا میں مقیم اپنے عزیزوں کو کوئی چیزیں بھجوانا چاہیں وہ ہمارے خدام کے حوالے کر دیں یہ لے جائیں گے۔ یہ امدادی قافلہ پہلے زاغرب جائے گا اور اس کے بعد سراجیوو جائے گا۔ یہ خدام اشیائے خورد و نوش کے آٹھ ٹرک لے کر جا رہے ہیں۔ وہاں جا کر ہمارے احمدی خدام ان کے بوسنین عزیزوں کی ویڈیو بھی بنائیں گے تاکہ یہ اپنے عزیزوں کو دیکھ کر اطمینان حاصل کر سکیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا پروگرام کے بعد آپ امام صاحب (مکرم عطاء المجیب راشد صاحب) کو اپنا ایڈریس اور کوائف لکھوا دیں ہم اپنی طرف سے بھرپور کوشش کریں گے مگر پکا وعدہ نہیں کر سکتے کہ ان کو یہاں لے بھی آئیں گے۔ کیونکہ حالات بہت خراب ہیں لیکن یہ پکا وعدہ کرتے ہیں کہ پوری پوری کوشش کریں گے۔

احمدیوں کی سچائی پر اطمینان کا اظہار

اس بزرگ نے پھر کہا کہ میں جماعت میں اتحاد دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ بعض لوگ آپ کے خلاف بھی باتیں کرتے ہیں لیکن مجھے پورا علم اور اطمینان ہے کہ احمدی خدا کے فضل سے ہر چیز سچ بتاتے ہیں اور ان کی کوئی بات غلط نہیں اور نہ جھوٹ پر قائم ہیں۔

اس بزرگ نے کہا کہ آپ کو ضرور اس بات کا علم ہو گا کہ یہ جنگ جو بوسنیا میں ہو رہی ہے اس سے اب تک ۳۰ لاکھ کے قریب انسان متاثر ہو چکے ہیں۔ انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الزام لگایا کہ یہ جنگ برطانیہ اور فرانس کی ملی بھگت سے ہو رہی ہے۔ ایک بہت بڑی فوج ہے جو اپنے ہی عوام کے خلاف کمربستہ ہو چکی ہے۔ اس سارے معاملے میں گہری سازش کار فرما ہے۔

اس مرحلہ پر حضرت صاحب نے کیمرہ مین کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے کیمرے کا زاویہ درست کریں۔ حضرت صاحب نے اس بزرگ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا بوسنیا میں جو حالات گزر رہے ہیں اور مختلف حکومتوں نے اس میں جو حصہ لیا ہے۔ میں بخوبی جانتا ہوں کہ اس کے محرکات کیا ہیں اقوام متحدہ کیا کر رہی ہے برطانیہ کینیڈا اور امریکہ میں مقیم احمدی مجھے اس بارے میں اطلاعات فراہم کرتے رہتے ہیں اور میں تمام حالات سے بخوبی واقف ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ساری دنیا میں ہم جو بھی کر سکتے ہیں کر رہے ہیں۔ ہم اپنا کام کرنے کے لئے دوسروں پر انحصار نہیں کرتے۔ حضرت صاحب نے فرمایا مسلمان ممالک بھی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں لیکن ہمارا سارا انحصار اور سارا اعتماد دعاؤں پر ہوتا ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ ان آزمائشوں کو دور کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ نئی صبح نمودار ہوگی اور ساری تکالیف اور پریشانیاں فوراً دور ہو جائیں گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا بوسنیا کے لوگ بہت بہادر اور مخلص لوگ ہیں۔ یہ بہت صابر ہیں اور جن لوگوں میں یہ خصوصیات ہوں مجھے کامل یقین ہے اور مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ ان کو تباہ نہیں ہونے دے گا اور بطور قوم یہ ضرور باقی رکھے جائیں گے۔ آپ دوبارہ وطن ضرور جائیں گے اور وہ وقت وہ ہوگا جب آپ کا وطن بڑی شان کے ساتھ سربلندی حاصل کر چکا ہوگا۔

مسلمان ممالک سے اہل بوسنیا کا گلہ

بوسنین بزرگ نے کہا کہ میں دوسرے مسلمان ممالک کے رد عمل سے حیران ہوں کہ انہوں نے جیسا مدد کرنے کا حق تھا اہل بوسنیا کی مدد نہیں کی۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے ان باتوں پر کئی دفعہ بات چیت کی ہے۔ مسلمان ملکوں کی حکومتیں آزاد نہیں ہیں۔ باہر سے بڑی طاقتیں ان کو کنٹرول کرتی ہیں۔ اگر یہ آزاد ہوتیں تو خلیج کی جنگ میں مسلمان حکومتوں کے وہ حالات نہ ہوتے۔ بہت سے ممالک کوشش کر رہے ہیں کہ وہ آزادی حاصل کریں اب انہوں نے امریکہ پر اپنا اثر رسوخ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان ممالک کو اہل بوسنیا کے لئے جو کرنا چاہئے تھا وہ انہوں نے نہیں کیا۔ یہ بات افسوسناک ہے مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ممالک اپنے اقدامات میں آزاد نہیں ہیں۔

بوسنین احمدی بزرگ نے کہا کہ بہت سارے مسلمان طاقتور اور امیر ممالک نے کچھ نہیں کیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک طرح وہ کر سکتے تھے۔ لیکن دوسری طرف سے دیکھیں تو نہیں کر سکتے تھے۔ وہ دوسرے ممالک کے زیر اثر ہیں۔ وہ اللہ کے احکام کے خلاف کر رہے ہیں۔ اللہ کا حکم ہے کہ دوسروں کی مدد کی جائے حضرت صاحب نے فرمایا ان ممالک پر بہت نکتہ چینی سے کچھ نہ ہوگا۔ مالی امداد کے طور پر وہ کچھ نہ کچھ تو کر رہے ہیں۔ مگر مجموعی صورت حال بہرحال افسوسناک ہے اگر کوئی ملک اسلحہ فراہم کرنے کی کوشش کرے تو ساری مغربی طاقتیں اس کے اوپر اتنا شدید دباؤ ڈالیں گی کہ وہ برداشت نہ کر سکے گا۔ یہ وہ بین الاقوامی صورت حال ہے جو آپ کو سمجھ لینی چاہئے۔

ان کے بعد ایک معزز عمر رسیدہ بوسنین احمدی خاتون نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے خاندان کے نو۔ افراد تھے ہم سٹاک برگ میں رہتے تھے۔ مسٹر انور اور مبارک صاحب بہت اچھے لوگ ہیں جو ہماری مدد کرتے ہیں۔

حضرت صاحب نے اس مرحلے پر فرمایا کہ کیمرہ مسٹر انور کی طرف لایا جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا انور صاحب جماعت مانچسٹر کے صدر ہیں۔ یہ ۸ سال سے اپنی جماعت کے صدر ہیں۔

بوسنیا کے دشمنوں کی ناکامی

معمر خاتون نے پوچھا کہ کیا یہ جنگ رک جائے گی؟ حضرت صاحب نے فرمایا ضرور رکے گی۔ لیکن اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ آزمائش کتنا عرصہ اور چلے گی۔ دنیا کی بہت طاقتور حکومتوں نے بہت وقت لگا دیا ہے۔ یہ باتیں ہی باتیں کرتی رہتی ہیں۔ عمل کر کے نہیں دکھایا۔ ان کا خیال تھا کہ بوسنیا کو پوری طرح ختم کر دیا جاتا تو جنگ ختم ہو جاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت نہیں دی کہ بوسنیا کو مکمل ہلاک کر سکیں۔ اللہ نے دشمنوں کی سازشوں کے جو نتائج نکالے ہیں مجھے یقین ہے کہ اللہ ان کے دشمنوں کو توفیق نہ دے گا کہ وہ پوری مسلمان قوم کو ہلاک کر سکیں۔

معمر خاتون نے پوچھا جب ہم بوسنیا واپس جائیں گے تو کیا آپ پھر بھی ہماری مدد کریں گے؟

حضرت صاحب نے فرمایا ضرور کریں گے۔ ایک دفعہ جب ہم ایک روحانی رشتے میں بندھ گئے ہیں تو یہ رشتہ کبھی نہیں ٹوٹے گا۔ یہ اللہ کی رسی کی طرح ہے جو ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ یہ رشتہ کبھی نہ ٹوٹے گا۔

معزز معمر خاتون نے بتایا کہ میرے آٹھ بھائی اور ۵ بہنیں بوسنیا میں ہیں۔

حضرت صاحب: کیا مختلف مقامات پر ہیں؟

خاتون: جی ہاں

حضرت صاحب: کیا ان کے بارے میں اطلاعات ملتی ہیں۔

خاتون: کبھی کبھی

حضرت صاحب: کیا آپ کے پاس ان کے ایڈریس موجود ہیں۔

خاتون: جی ہاں ان لوگوں کو غذا کی سخت کمی ہے۔

حضرت صاحب: آپ ہمیں ان کے پتے دیں۔ خدام جو عنقریب جانے والے ہیں۔ وہ ان کے لئے تحائف لے کر جائیں گے۔

حضرت صاحب نے امام صاحب کو ہدایت کی کہ ان سب کے ایڈریس نوٹ کر لیں اور ان کے لئے علیحدہ علیحدہ پیکٹ بنائیں۔ حضرت صاحب نے خاتون سے پھر دریافت فرمایا کہ کیا آپ یہاں اکیلی آئی ہیں۔

خاتون: یہ میرے نواسے ہیں ایک بیٹی اور داماد اس وقت بوسنیا میں جنگ کر رہے ہیں۔

حضرت صاحب: اہل بوسنیا دنیا کے بہادر ترین افراد ہیں۔ اس قدر حالات خراب ہیں لیکن اس کے باوجود یہ بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ جو بھی وہاں سے آتے ہیں وہ اتنی مسکراہٹ سے ملتے ہیں کہ مجھے بالکل یقین نہیں آتا کہ یہ ایسے حالات سے گزر کر آئے ہیں۔ اتنی تکالیف کے باوجود یہ لوگ ہمیشہ مسکراتے چہروں سے ملتے ہیں۔

جماعت کو دعاؤں کی تحریک

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر اپنا رحم کرے۔ ان کے لئے میں ہر وقت مستقل دعائیں کرتا ہوں۔ اور جماعت کو بھی تحریک کرتا ہوں کہ ان کے لئے مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔ مجھے ہر روز بے شمار احمدیوں کے خطوط ملتے ہیں جو بوسنیا کے لوگوں کی تکالیف پر شدید دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ کے حضور اہل بوسنیا کے لئے گریہ وزاری کرتے رہتے ہیں۔ بوسنیا کے بہن بھائیوں کی تکالیف کو اپنی تکالیف سمجھتے ہیں۔

خاتون: میں خود بھی باقاعدگی سے بیت الذکر جاتی ہوں اور اللہ کے حضور باقاعدگی سے دعا کرتی ہوں۔ میرے نواسے بھی میرے ساتھ جاتے ہیں۔

حضرت صاحب: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ سب کو اکٹھا کر دے۔ اور وہ دن جلد لائے کہ میں بوسنیا جا کر ان کے گھروں میں ان سے ملوں۔ بہت خوشی سے ملاقات کروں۔ میں جب آپ کے گھر آؤں تو آپ مجھے گرم گرم کافی پلائیں۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوگی۔

ایک اور خاتون نے اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ میرا نام رضیہ ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا پاکستان میں یہ بہت مشہور نام ہے۔ خاتون نے بتایا کہ میرے دو بیٹے یہ سامنے بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب نے دونوں بچوں کو اپنے پاس بلایا ان کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ اور ان کا نام پوچھا۔ ایک بچے کا نام حارث تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کیا آپ نے انگریزی سیکھ لی ہے۔ بچے نے اثبات میں جواب دیا۔ دوسرے بھائی کا نام حضرت صاحب نے پوچھا تو اس نے کہا کہ میرا نام مورس ہے حضرت صاحب نے فرمایا حارث تو اسلامی نام ہے مگر مورس کیسا نام ہے؟ اس کی والدہ نے تصحیح کی اس کا نام "مورث" ہے۔ تب حضرت صاحب نے فرمایا حارث کا مطلب ہے کاشت کرنے والا۔ روحانی طور پر اس کا مطلب ہے جو اچھے اعمال کرے اور اس کے اچھے نتائج حاصل کرے۔ مورث کا مطلب ہے جو وراثت پائے۔ یعنی نیکی کو وراثت میں پائے اور آئندہ نسل تک منتقل کرے۔ حضرت صاحب نے ان بچوں کو دعا دی کہ خدا کرے آپ اللہ کی نظر میں بہت بڑے اشخاص بنیں۔

اس خاتون کی چھوٹی بہن ساتھ ہی بیٹھی تھیں وہ عمر میں چھوٹی تھیں لیکن بڑی نظر آتی تھیں۔ ان کو دیکھ کر حضرت صاحب نے ایک دلچسپ واقعہ سنایا۔

بی بی جمیل کے بچپن کا ایک واقعہ

حضرت صاحب نے فرمایا میری چھوٹی بہن امۃ الجمیل دس برس کی تھیں اور ابھی پردہ کی عمر کو نہ پہنچیں تھیں مگر چہرے سے بڑی دکھائی دیتی تھیں۔ ایک دفعہ میں اپنے والد (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ ریل میں سفر کر رہا تھا۔ ایک سٹیشن پر بہت سارے احمدی احباب ملنے آئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جو ڈبے سے باہر نکل کر احباب سے مل رہے تھے پلٹ کر دیکھا تو بی بی جمیل صاحبہ شیشے سے منہ لگائے حاضرین کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فکر مندی محسوس کی کہ یہ چہرے سے بڑی عمر کی لگتی ہیں اس لئے ان کو دیکھ کر کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت صاحب کے ساتھ ایک عورت بے پردہ ہے۔ ابھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی دل ہی دل میں پریشان ہو رہے تھے کہ بی بی جمیل نے زبان سے شیشے کو چاٹنا شروع کر دیا جیسے بچے بھولپن میں کرتے ہیں۔ اس نظارے کو دیکھ کر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو اطمینان ہو گیا کہ اب ان کو کوئی بڑی عمر کی عورت نہیں سمجھے گا اور ان کی پریشانی دور ہو گئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس بچی کو دیکھ کر مجھے بی بی جمیل کا واقعہ یاد آگیا۔

بوسنین خاتون نے کہا کہ ہم احمدیوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہر موقع پر ہماری مدد کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔

ایک اور احمدی خاتون نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ ہم ساراجیوو سے آئے ہیں اور اب مانچسٹر میں رہتے ہیں۔ ہم یہاں تو آرام سے ہیں لیکن بوسنیا میں اپنے خاندان کے لئے فکر مند ہیں وہاں پر میرے والدین اور تین بھائی بہنیں ہیں۔

بوسنین بچے اپنی زبان کو نہ بھولیں

اس خاتون نے بھی اپنے بچوں کا تعارف کروایا حضرت صاحب نے اس گیارہ سالہ بچے سے ہاتھ ملایا اور اس سے باتیں کیں یہ بچہ ساتویں گریڈ میں پڑھتا ہے۔ حضرت صاحب نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے انگریزی سیکھ لی ہے بچے نے اثبات میں جواب دیا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ اپنی زبان کو نہ بھولنا۔ بوسنین کتابیں پڑھتے رہو۔ بچے نے کہا کہ میرے پاس بوسنین کتب نہیں ہیں۔ حضرت صاحب نے ان کو نصیحت فرمائی کہ کہ ہم دینی کتب تو آپ کو شائع کر کے دے دیں گے لیکن آپ لوگ اپنا بوسنین ادب پڑھیں۔ اگر ایسی کتابیں مل جائیں تو ہم آپ کے لئے وہ چھاپ دیں گے۔ حضرت صاحب نے اپنی جماعت کے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ ان کتب کا انتظام کیا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ چھ مئی کو ہمارا امدادی قافلہ بوسنیا جا رہا ہے۔ آپ لوگوں میں سے جو اپنے عزیزوں کو تحائف بھجوانا چاہیں وہ ان کو پہنچا دیں۔

بوسنین مترجم خاتون محترمہ فرح صاحبہ نے سوال کیا کہ اگر کسی کا نام لے کر تحائف بھجوائے جائیں تو کیا ان کو پہنچا دیئے جائیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہاں بالکل پہنچائیں گے۔ ہمیں اس سے دلی خوشی ہو گی۔

کیمپ سے فرار ہونے والے ایک بوسنین کی کہانی

ایک اور بوسنین بھائی نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ ان کا نام جوزف ہے اور یہ جو نوعمر بچی ترجمہ کرنے میں شریک ہے یہ ان کی بیٹی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو ان کو پہلے ایک کیمپ میں بھجوایا گیا پھر سربوں نے ان کو اس کیمپ سے نکال دیا۔ سربوں نے بچوں اور عورتوں کو نکال دیا اور ان کو رہنے دیا۔ ان کے پاس کوئی گرم کپڑا نہ تھا۔ اس حالت میں یہ پندرہ دن وہاں رہے۔ اس دوران ان کا وزن ۲۲ کلو گرم کم ہو گیا۔ پھر یہ کیمپ سے بھاگنے میں کامیاب ہو گئے اور کئی دن جنگلوں میں بھٹکتے ہوئے آخر بوسنیا کی سرحد عبور کر کے چوری چھپے پولیس اور فوج سے بچتے بچاتے کروشیا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ قریباً ایک ماہ تک یہ جنگلوں اور دیہاتوں میں بھٹکتے رہے۔ وہاں برطانیہ کے سفارت خانے گئے ان کے پاس کوئی کاغذات نہ تھے برطانوی سفارت خانے نے ان کو کاغذات بنا کر دیئے آخر یہ برطانیہ آگئے جہاں ان کی یہ بچی اور دیگر اہل خانہ پہلے سے پہنچ چکے تھے۔ یہاں آکر یہ اپنے اہل خانہ سے مل گئے۔ انہوں نے احمدیوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمیں مسلمان سمجھا دوسرے لوگ تو ہمیں مسلمان سمجھنے پر ہی تیار نہ ہوتے تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا شکریہ کی کوئی بات نہیں۔ ہم تو بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں مگر ہمارے وسائل تھوڑے ہیں۔ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں آپ کی مدد کی توفیق دی۔

آخر میں حضرت صاحب نے نوعمر ترجمان بچی سے پوچھا کہ تم نے اپنا تعارف نہیں کروایا۔ اس پر بچی نے بتایا کہ میرا نام الویسا ہے۔ میری عمر ۱۳ سال ہے میں آٹھویں گریڈ میں پڑھ رہی ہوں۔ بوسنیا میں بھی آٹھویں گریڈ میں تھی۔ اس نے بتایا کہ میں نے انگریزی اچھی طرح سیکھ لی ہے اب میں انگریزی میں لکھ اور پڑھ سکتی ہوں۔

حضرت صاحب نے آخر میں فرمایا آپ سب سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں۔ یہ بات سچ ہے کہ جب بھی آپ لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے تو خوشی کے ساتھ آپ لوگوں کی تکالیف کا خیال کر کے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم آپ سے محبت کرتے ہیں۔ یہ بہت عجیب بات ہے کہ آپ سے مل کر خوشی اور غم کا اکٹھا احساس ہوتا ہے خدا کرے کہ آنے والے وقتوں میں یہ سارے غم دور ہو جائیں۔ اور خوشیاں آپ کے ساتھ ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب اس پروگرام کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ آپ سب بھی ناظرین سے اجازت لیں اور ان کو ہاتھ ہلا کر خدا حافظ کہیں۔

چنانچہ سب بوسنین احمدی خواتین مردوں اور بچوں نے الوداعی طور پر ہاتھ ہلا کر خدا حافظ اور سلام کہا۔

مطالعہ کتب

عبدالستار خان

میری والدہ

از حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب

پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ، صدر عالمی عدالت انصاف اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے اپنی بزرگ اور عظیم والدہ کے مختصر سوانح حیات "میری والدہ" کے عنوان سے کتابی صورت میں ۱۹۳۸ء میں شائع فرمائے۔ اس کا دیباچہ "نذر محبت" کے عنوان سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے تحریر فرمایا تھا۔ اس کتابچہ کے اب تک متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس میں حضرت چوہدری صاحب نے اپنی والدہ جو حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں شامل تھیں کی محبت الٰہی، ایمان باللہ، ایثار، خودداری، جرأت، قبولیت دعا، دیانت داری، غیروں اور مخالفین سے حسن سلوک اور توکل علی اللہ کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ہمارے جماعتی لٹریچر میں اس کتاب کا شمار غیر معمولی کتب میں ہوتا ہے۔

حضرت چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ والدہ صاحبہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین رکھتی تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے شرک کی ہر راہ سے کوسوں دور رہتی تھیں۔ حضرت چوہدری صاحب کی پیدائش سے قبل آپ کے والدین کے ۴ بچے فوت ہوئے۔ ہر بچے کی وفات پر انہوں نے صبر و رضا کا بہترین نمونہ دکھایا۔ ہر بچہ کی وفات ان کی والدہ کے لئے ایک امتحان بن گئی جس میں ان کی ایمان کی پوری پوری آزمائش کی گئی مگر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر موقع پر ثابت قدم رہیں اس سلسلہ میں حضرت چوہدری صاحب نے بعض نہایت دلچسپ اور ایمان کو جلاء بخشنے والے واقعات بھی قلمبند فرمائے ہیں۔ حضرت چوہدری صاحب کی والدہ کو بکثرت سچے خواب اور کشوف ہوا کرتے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب فرماتے ہیں:۔

"وہ بہت کثرت سے سچے خواب اور رؤیا دیکھا کرتی تھیں ان کو خود بھی اپنے رؤیا اور خوابوں پر پورا یقین تھا اور ہم سب بھی جو قریباً ہر روز ان کے رؤیا اور خوابوں اور قبولیت دعا کا مشاہدہ کرتے تھے ان پر پورا یقین کرتے تھے۔ اور یہ مشاہدہ ہمارے ایمانوں کی مضبوطی کا باعث ہوتا تھا۔"

اس کتاب میں متعدد سچے خواب اور رؤیا بھی درج کئے گئے ہیں۔ ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت چوہدری صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۹۳۴ء کے وسط میں ایک رؤیا میں دیکھا کہ جس کمرے میں ہیں اس کی کھڑکی میں سے بہت تیز روشنی آرہی ہے دیکھتے دیکھتے ایک قبہ نور کھڑکی کے باہر دہائیں طرف سے بائیں طرف کو آہستہ آہستہ حرکت کرتا نظر آیا۔ جب کھڑکی کے وسط میں پہنچا تو بڑی پر شوکت آواز میں یہ الفاظ سنائی دیئے۔

"ہوویگا چیف جسٹس ظفراللہ خان نصراللہ خان دا بیٹا" جب یہ قبہ نور کھڑکی کی بائیں حد تک پہنچ گیا تو اس کی حرکت پھر دائیں طرف شروع ہو گئی اور کھڑکی کے وسط میں پہنچنے پر پھر ویسی ہی پر شوکت آواز میں دوسری بار وہی الفاظ سنائی دیئے۔ "ہوویگا چیف جسٹس ظفراللہ خان نصراللہ خان دا بیٹا"

دنیا گواہ ہے کہ یہ رؤیا بڑی شان سے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس اور یوکرائن میں لڑائی کا خطرہ

بحیرہ اسود میں موجود سابق سوویت یونین کے بھاری بحری بیڑے کے سوال پر روس اور یوکرائن کے درمیان جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بحری بیڑے کمانڈر اور خود مختار علاقے کریمیا کے صدر نے ایک مشترکہ بیان میں دونوں نے حالیہ بات چیت کی ناکامی پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اس بات چیت میں روس اور یوکرائن کے درمیان اس بحری بیڑے کے مستقبل کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جانا تھا کہ یہ بیڑہ کس کی ملکیت ہو گا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اس علاقے میں ایک اور یوگوسلاویہ جیسی صورت حال پیدا ہونے سے بچا جائے۔ کریمیا کے صدر نے جو روس کے حامی ہیں مطالبہ کیا ہے کہ اس بات چیت میں کریمیا کو بھی شامل کیا جائے۔ یوکرائن اس درخواست کو پہلے ہی مسترد کر چکا ہے۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ یوکرائن میں اصلاحات کے نفاذ میں تاخیر سے سخت سیاسی بحران پیدا ہو گیا ہے۔

سوڈان کے سفیر کی رہائی

صومالیہ میں سوڈان کے سفیر کو مسلح افراد نے ۹ دن یرغمال رکھنے کے بعد بالآخر رہا کر دیا ہے ان کے اغوا کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی اور نہ ہی کوئی تاوان ادا کیا گیا ہے۔ سوڈان کے سفیر عبد الباقی محمد حسن کو تین مسلح افراد نے اغوا کر لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان کو اغوا کنندگان نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ سفیر موصوف کو صومالیہ کے دارالحکومت موگادیشو میں رہا کیا گیا۔

بوسنیا کے لئے اقوام متحدہ کی مزید فوج

اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل نے بوسنیا میں مزید ساڑھے چھ ہزار فوجی بھیجنے کی منظوری دی ہے۔ یہ قرارداد سلامتی کونسل کے ۱۵- اراکین نے متفقہ طور پر منظور کی۔ ان فوجیوں کے علاوہ ۱۵۰ فوجی آبزرور اور ۲۷۵ سویلین پولیس بھی اس کے ہمراہ ہوگی۔

بوسنین سربوں نے نیٹو کی طرف سے قائم کردہ علاقے میں سے بھاری ہتھیار ہٹا لئے ہیں۔ تاہم ان ہتھیاروں کے شمالی بوسینا کے علاقوں میں منتقل کرنے کا خطرہ بدستور موجود ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک نمائندے نے کہا کہ سرب کوئی بات نہیں مانتے سوائے اس کے کہ ان کی اپنی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو جائے۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ مسٹر یاسوشی آکاشی نے کہا کہ سربوں نے ۳۲ مقامات سے بھاری ہتھیار ہٹا لئے ہیں۔ صرف دو جگہوں کے ایسا اس لئے نہ ہو سکا کہ بھاری ہتھیار ہٹانے ناممکن تھے۔ اقوام متحدہ کے نمائندے نے کہا کہ اب اس بات کی ضرورت نہیں کہ نیٹو سے فضائی حملوں کی درخواست کی جائے۔ اقوام متحدہ کے ۱۸ فوجی آبزرور یہ جاننے میں ناکام رہے کہ یہ اسلحہ کس طرف کو منتقل کیا جا رہا ہے۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا کہ ۲۰ کلومیٹر کے علاقے میں اب کوئی بھاری ہتھیار نہیں رہا۔ اور ہم اس بات کی نگرانی کریں گے۔ فوجی ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ اب سربوں کا نیا ٹارگٹ شمالی بوسنیا میں برکو کا علاقہ ہو گا۔ یہ علاقہ دریائے ساوا کے نیچے ہے اور بوسنیا اور کروشیا کی سرحد کے نزدیک ہے۔ اس وقت برکو ان علاقوں میں شامل نہیں ہے جو اقوام متحدہ کی زیر حفاظت محفوظ علاقے ہیں۔ اس بارے میں کوئی بھی کارروائی اقوام متحدہ کی پالیسی کی روشنی میں کی جائے گی۔

جاپان میں پانچ سالوں میں چھٹا وزیر اعظم

جاپانی پارلیمنٹ نے مسٹر تسو توما ہاتا کو ملک کا نیا وزیر اعظم منتخب کر لیا ہے وہ اس سے قبل ملک کے وزیر خارجہ تھے۔ ان کی عمر ۵۸ سال ہے اور وہ جاپانی ری نیول پارٹی JAPAN RENEWAL PARTY کے لیڈر ہیں۔ سابق وزیر اعظم نے ۸- اپریل کو مالی بدعنوانیوں کے الزامات کے بعد استعفیٰ دے دیا تھا۔ گذشتہ پانچ سال کے عرصے میں ۵ جاپانی وزرائے اعظم مختلف الزامات کے بعد استعفیٰ دے چکے ہیں۔ موجودہ وزیر اعظم گذشتہ پانچ سال میں چھٹے وزیر اعظم ہیں۔

مسٹر ہاتا کو ایوان زیریں میں ۲۷۴ ووٹ ملے جبکہ ان کے مخالف مسٹر یوہی کونو کو ۲۰۷ ووٹ حاصل ہوئے۔ وہ لبرل ڈیمو کریٹک پارٹی کے سربراہ ہیں۔ ان کے انتخاب کی توثیق بعد ازاں ایوان بالا نے ایک علامتی ووٹ کے ذریعے کی۔

زرینوو سکی نے بغداد جانے سے معذرت کرلی

روس کے الٹرا نیشنلسٹ لیڈر مسٹر زرینو وسکی نے صدر صدام حسین کی وہ دعوت رد کر دی ہے جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ وہ عراق آکر صدر صدام کی ۵۷ ویں سالگرہ کی تقریبات میں حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ روس میں ان کی بعض سیاسی مصروفیات اس دورہ کی راہ میں حائل ہیں۔

مسٹر زرینووسکی جو کہ انتہا پسند دائیں بازو کی جماعت لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے قائد ہیں ان کو بغداد میں آنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس روز ماسکو میں سول امن معاہدے پر دستخط ہونا ہیں جس کا مقصد روس میں سیاسی تشدد کا راستہ روکنا ہے۔ مسٹر زرینووسکی نے اس بات کا اشارہ دیا تھا کہ وہ اس معاہدے پر دستخط کر دیں گے۔ ان کی پارٹی کے ایک ترجمان نے کہا کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ ان کی جگہ ان کی پارٹی کا کوئی اور شخص بطور نمائندہ بغداد جائے۔

مسٹر زرینووسکی نے خلیج کی جنگ کے دوران عراق کی حمایت کی تھی اور عراق کی طرف سے جنگ میں حصہ لینے کے لئے روسی رضاکار بھجوانے کی پیشکش کی تھی۔ اپریل کے شروع میں انہوں نے عراق کے صدر کو اپنی پارٹی کی کانگرس میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ صدر صدام تو عراق نہ آئے لیکن انہوں نے اپنی طرف سے ایک ٹیم کو بطور نمائندہ بھجوا دیا تھا۔

مصر / بنیاد پرستوں سے تصادم

مصر کی سیکیورٹی فورسز نے گیارہ مسلم انقلابیوں کو ہلاک کر دیا۔ ان میں سے ایک وہ شخص بھی شامل تھا جو مسلم بنیاد پرستوں میں سے سب سے زیادہ مطلوب شخص تھا۔

طعالت یاسین حمام اور دیگر چھ بنیاد پرستوں کو مشرقی قاہرہ کے نواح میں ایک فلیٹ میں قتل کر دیا گیا پولیس ان لوگوں کو گرفتار کرنے پہنچی تو پولیس کے مطابق بنیاد پرستوں نے فائر کھول دیا۔ تاہم کسی پولیس والے کے زخمی یا ہلاک ہونے کی خبر نہیں ملی۔

مسٹر حمام کو ایک عدالت نے ۱۹۹۲ء میں اس کی غیر حاضری میں موت کی سزا سنائی تھی۔ اس پر الزام تھا کہ وہ ایک غیر قانونی تنظیم کا ممبر ہے جو حکومت کا تختہ الٹنا چاہتی ہے۔ مسٹر حمام اور اس کے دیگر ساتھیوں نے ۱۹۸۰ء کی دہائی میں افغانستان میں روسی قبضے کے خلاف جنگ کی تھی۔ اور یہ سب افغان عرب کہلاتے ہیں۔ مسٹر حمام کا کام مصر سے باہر انقلابی عربوں سے رابطہ قائم کرنا بھی تھا۔ اس کے فلیٹ سے فیکس مشین بھی ملی ہے۔ وزارت داخلہ نے فروری میں حمام کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کیا تھا۔

غیر قانونی طور پر رہنے والے عرب باشندوں کو مزید توسیع نہیں دی جائے

پاکستان گورنمنٹ نے مصر' الجیریا' اور ٹیونس کے عرب باشندوں کے متعلق جو حکم جاری کر رکھا ہے کہ وہ ۱۸- اپریل تک ملک سے باہر چلے جائیں۔ اس میں کسی قسم کی توسیع نہیں کی جائے گی اور جو اس حکم کو ماننے سے انکار کریں گے ان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

گورنمنٹ کے ایک سینئر صوبائی افسر نے کہا ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ اس وقت بھی ان ممالک کے تقریباً پچاس باشندے ابھی تک صوبہ سرحد میں قیام پذیر ہیں۔ انہوں نے اپنے نام کو صیغہ راز میں رکھنے کی درخواست کرتے ہوئے یہ بات واضح کی کہ ان میں سے کسی کو بھی ان کے آبائی ملک کو واپس نہیں کیا جائے گا۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ پاکستان سے چلے جائیں۔

صوبائی افسر کے اندازے کے مطابق مصر الجیریا اور ٹیونس کے تقریباً ۷۰- لوگ ایسے غیر حکومتی اداروں کے ساتھ کام کر رہے تھے جو کہ افغان لوگوں کے لئے انسانی ہمدردی کے کاموں میں سرگرم تھے اور یہ ادارے پشاور سے باہر کام کر رہے تھے۔ اس افسر کا خیال ہے کہ ان میں سے تقریباً بیس یا اس سے کچھ کم و بیش لوگ ۱۸-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپریل سے پہلے پاکستان سے باہر جاچکے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے اس بات سے انکار نہیں کیا مگر ممکن ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ پاک افغان بارڈر کراس کر کے افغانستان میں پناہ ڈھونڈ لیں۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے بارڈر گارڈز کو حکم دیا ہے کہ جو عرب افغانستان میں داخل ہونا چاہیں ان کا اچھی طرح دھیان رکھیں اور ان کو افغانستان میں داخل ہونے سے روکیں تاکہ ان کو پکڑا جاسکے۔

بقیہ صفحہ ۵

پوری ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو عالمی عدالت انصاف (ہیگ) کا چیف جسٹس بننے کی سعادت عطا فرمائی۔ حضرت چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور رحم کا جذبہ اللہ تعالیٰ نے میری والدہ کو بہت وافر عطا فرمایا تھا۔ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ اگر اللہ تعالیٰ دشمن نہ ہو تو کوئی دشمن کیا بگاڑ سکتا ہے۔ اور میں تو اس لحاظ سے کسی کو دشمن سمجھتی ہی نہیں۔ دشمن کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں کہا کرتی تھیں کہ جس سے دل خوش ہو اس کے ساتھ حسن سلوک کیلئے تو خود ہی دل چاہتا ہے اس میں ثواب کی کونسی بات ہے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے تو انسان کو چاہئے کہ ان لوگوں سے بھی احسان اور نیکی سے پیش آئے جن پر دل راضی نہ ہو آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز ڈسکہ میں کچھ پارچات تیار کر رہی تھیں

کہ میاں جماں نے دریافت کیا کہ یہ پارچات کس کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا فلاں شخص کے بچوں کے لئے۔

میاں جماں نے ہنس کر کہا آپ کا بھی عجیب طریق ہے وہ تو ہمارا مخالف ہے اور یہ لوگ ہر روز ہمارے خلاف کوئی نہ کوئی نئی شرارت کھڑی کر دیتے ہیں اور آپ اس کے بچوں کے لئے کپڑے تیار کر رہی ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا وہ شرارت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرتا ہے۔ جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے مخالف کی شرارتیں ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ یہ شخص مفلس ہے اس کے پاس اپنے بچوں اور پوتوں کے بدن ڈھانکنے کے لئے کپڑے مہیا کرنے کا سامان نہیں۔ کیا تم سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اس کے بچے اور پوتے ننگے پھریں۔ تم نے جو میری بات کو ناپسند کیا ہے اس کی سزا یہ ہے کہ یہ

کپڑے جب تیار ہو جائیں تو تم ہی انہیں لے کر جانا اور اس شخص کے گھر پہنچا کر آنا۔ لیکن لے جانا رات کے وقت تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ میں نے بھیجے ہیں ورنہ دوسرے مخالف اسے دق کریں گے کہ تم نے احمدیوں سے یہ اشیاء کیوں لیں۔

اس کتاب کی اشاعت کے کچھ عرصہ بعد اس کتابچہ کی ایک کاپی ایک غیراز جماعت سرحدی افغان دوست کو ملی وہ اسے پڑھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ استفادہ عوام کی خاطر اس کی ایک ہزار کاپی اپنے خرچ پر طبع کرا کر مفت تقسیم کیں۔ طبع سوم پر ان کا دیباچہ "اظہار حقیقت بنظر عقیدت" کے عنوان کے تحت پڑھنے کے لائق ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے دیباچہ طبع اول ان الفاظ میں لکھا۔ مکرمی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس مختصر کتاب میں اپنی والدہ کے دلکش اور موثر حالات لکھ کر صرف بیٹا ہونے کے حق کو ہی بصورت احسن ادا نہیں کیا بلکہ جماعت کی بھی ایک عمدہ خدمت سرانجام دی ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے اس قسم کا لٹریچر جماعت کی اخلاقی اور دینی حالت کے بہتر بنانے میں مفید ہو سکتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اس کتاب کو نہ صرف پڑھیں گے بلکہ اپنے بال بچوں کو بھی اس کے پڑھنے کی تحریک کریں گے۔ تاکہ ان ہر دو فریق کو ذات باری تعالیٰ کے ساتھ سچا اور حقیقی تعلق پیدا کرنے کے علاوہ اپنے گھروں میں اچھے والدین اور اچھی اولاد بننے کی طرف توجہ پیدا ہو کیونکہ یہی اس کتاب کا بہترین جوہر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۸۱ میں خوشی محمد ولد برکت علی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲-۲۷ دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ مکان ۱۲-۲۷ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۲۰۰۰۰۰ روپے واقع دارالیمن شرقی ربوہ ۲۔ نقد رقم ۶۴۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خوشی محمد ۱۲-۲۷ دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر۱ مبارک احمد طاہر ولد محمد اسماعیل ۱۱-۱۰ دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر۲ عبد السلام ولد عبد الکریم ۱۲-۲۸ دارالیمن شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۴۸۲ میں شاہدہ پروین صاحبہ زوجہ خوشی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ۱۲-۲۷ دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی وزنی ۳ تولہ ۱۲۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم ۱۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شاہدہ پروین ۱۲-۲۷ دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر۱ خوشی محمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ ناصر احمد مکان نمبر بی ۲۷ دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۸۳ میں میاں رفیق احمد ارائیں ولد مولوی کرم الٰہی صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی ساکن مکان نمبر ۶ بلاک ۹۰ سیٹلائیٹ ٹاؤن میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ مکان برقبہ ۱۵۰ مربع گز واقع سیٹلائیٹ ٹاؤن میرپور خاص ۱۲۰۰۰۰ روپے ۲۔ سکنی پلاٹ برقبہ ۱۵۰ مربع گز پنہور کالونی ۳۰۰۰۰ روپے ۳۔ زرعی زمین ۲۵ ایکڑ واقع دیرا سر تعلقہ ضلع عمرکوٹ ۴۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں رفیق احمد ارائیں ولد کرم الٰہی صاحب مکان نمبر ۶ بلاک ۹۰ سیٹلائیٹ ٹاؤن میرپور خاص گواہ شد نمبر۱ مولوی کرم الٰہی وصیت نمبر ۱۳۲۲۸ والد موصی گواہ شد نمبر۲ خلیل احمد گوندل مکان نمبر ۷ بلاک نمبر ۹۰ سیٹلائیٹ ٹاؤن میرپور خاص۔

مسل نمبر ۲۹۴۸۴ میں عبد الوہاب منگلا ولد عبد العزیز منگلا قوم منگلا پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۲۲ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الوہاب منگلا ۱۱۲۲ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ شیخ بشارت احمد ابن شیخ صالح محمد وصیت نمبر ۲۷۵۵۲ گواہ شد نمبر۲ عبد الخبیر وصیت نمبر ۲۸۰۰۲۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

قد کا بڑھنا اور جسمانی نشوونما ممکن ہے

اگرچہ قد و قامت کا انحصار خوراک آب و ہوا اور خاندانی قد و قامت پر ہے تاہم قد کے چھوٹا رہنے کی ایک اہم وجہ نشوونما والے ہارمونز پیدا کرنے والے غدودوں کے فعل میں خرابی بھی ہے۔ مؤثر ہومیوپیتھک ادویات سے بفضلہ تعالیٰ ان خرابیوں کو دور کر کے جسم کی قدرتی نشوونما کو برقرار کیا جاسکتا ہے۔ قد بڑھنے کی عمر لڑکوں میں قریباً ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال تک ہے لہذا چھوٹے قد کا علاج اطفال کی عمر میں ہی زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔

چھوٹا قد کورس: قیمت/120 چھوٹے جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کیلئے

علاوہ ازیں صحت کی عمومی بہتری کیلئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید ہیں

- ٹانک ڈراپس: قیمت/40 روپے
  اعصاب دماغ اور جسم کی تقویت کیلئے مؤثر [illegible]
- اپیٹائزر کیپسولز قیمت/15 روپے
  بھوک بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
- کمزوری جسم کورس قیمت/125 روپے
  تازہ خون پیدا کر کے وزن بڑھاتا اور صحت و توانائی میں اضافہ کرتا ہے۔

کیور ہومیڈلیس (ڈاکٹر لطیف ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-211283 , 04524-771
فیکس 04524-212299

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 9- مئی-1994ء
فضا گرد آلود ہے۔ گرمی کم ہے
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان امن کے لئے کسی کے آگے نہیں جھکے گا۔ ہم تنازعہ کشمیر پر اپنے موقف سے انحراف نہیں کریں گے حکومت پاکستان' پاکستان کی مسلح افواج اور پاکستان کے عوام بھارتیوں کے خلاف کشمیریوں کی جدوجہد کی حمایت کرتے رہیں گے۔

○ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے سابق وزیراعلیٰ سرحد پیر صابر شاہ کی آئینی درخواست سماعت کے لئے منظور کرلی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سرحد اسمبلی کا اجلاس بلانے کے متعلق صدارتی حکم غیر قانونی تھا۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کو سرحد کے ضمنی انتخابات میں عبرت ناک شکست ہوئی ہے اس لئے شیرپاؤ کو مستعفی ہو جانا چاہئے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر پر قومی ریفرینڈم کرانے کا اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اس معاملہ پر غیر سرکاری فورم پر اتفاق رائے نہ ہو سکا تو مشترکہ مفادات کونسل کو فیصلے کے لئے کہا جائے گا۔ کونسل کے اجلاس میں وفاق یا کسی صوبائی حکومت نے اختلاف کیا تو فیصلہ پارلیمنٹ کرے گی جو حتمی ہو گا۔

○ ساہیوال (ضلع سرگودھا) میں امام بارگاہ کو آگ لگا دی گئی۔ لیکن اس پر فوری طور پر قابو پا لیا گیا فقہ جعفریہ کے افراد جلوس نکالنا چاہتے تھے کہ سپاہ صحابہ کے مسلح کارکنوں نے چھتوں پر پوزیشنیں سنبھال لیں۔ پولیس نے ۳- افراد کو گرفتار کر لیا۔ دونوں طرف سے ایک گھنٹہ تک فائرنگ کا تبادلہ ہوتا رہا۔

○ واپڈا کے چیئرمین اور ایم۔ ڈی۔ کو حکومت نے ان کے عہدوں سے فارغ کر دیا ہے۔ واپڈا کے سینئر ممبر شمس الملک کو قائم مقام چیئرمین واپڈا مقرر کیا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے واپڈا میں افسران کی تبدیلیوں کے بارے میں ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ہم نے پہلی بار نیچے کی بجائے اوپر سے کارروائی کا آغاز کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کی منظوری وزیراعظم بے نظیر بھٹو سے حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے کہا واپڈا اس وقت بدعنوانی میں سر فہرست ہے جس کی نشان دہی عالمی بینک نے بھی کی ہے۔ ان تمام بدعنوانیوں کی ذمہ داری چیئرمین پر تھی۔ اس لئے اسے علیحدہ کر دیا گیا ہے انہوں نے بتایا کہ بجلی چوری میں ملوث سیاسی شخصیات کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزیراعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ اور کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل محمد نصیر اختر کو ہدایت کی ہے کہ سندھ کی ۲۷- بڑی مچھلیوں کے خلاف فیصلہ کن آپریشن کیا جائے۔ وزیراعظم نے ہدایت دی ہے۔ کہ سیاسی اثر و رسوخ کی آڑ میں صوبے میں دہشت گردی کی پشت پناہی کرنے والے تمام افراد کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کی جائے۔

○ شمالی یمن کی فوجیں وسیع علاقے برباد کرتی ہوئی جنوبی یمن کے دارالحکومت سے صرف ۱۵ کلومیٹر دور رہ گئی ہیں چوتھے روز کی جھڑپوں میں مزید ۲۰۰- فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور ۱۰- طیارے تباہ ہو گئے۔ دارالحکومت صنعا پر سکڈ میزائل برسائے گئے۔ صدر علی عبداللہ صالح نے امن فوج بھیجنے کے لئے عرب لیگ کی تجویز مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ "دشمن" کے ہتھیار ڈالنے تک جنگ جاری رہے گی۔

○ حکومت پنجاب نے تنخواہوں میں ۵۰ روپے اضافہ کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے جس سے تمام سرکاری نیم سرکاری اور خود مختار اداروں کے ملازموں کو فائدہ پہنچے گا۔ یہ اضافہ یکم اپریل ۱۹۹۴ء سے کیا جائے گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ سرحد میں بے نظیر کو غلط وقت پر شکست ہوئی ہے اور اس سے وزیراعظم کی سیاسی ساکھ کو دھچکا لگے گا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری اور وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے جنوبی افریقہ کے نئے منتخب صدر نیلسن منڈیلا کو پاکستانی عوام اور حکومت کی جانب سے پر جوش مبارکباد دیتے ہوئے توقع ظاہر کی ہے کہ ان کی زیر قیادت جنوبی افریقہ کے عوام مساوی حقوق حاصل کریں گے۔

○ چیئرمین سینیٹ وسیم سجاد نے کہا ہے کہ پاکستان میں عورت کا سیاست میں حصہ لینا بہت مشکل ہے۔ عورتوں کو جو آبادی کا ۵۰- فی صد ہیں معاشرے میں سیکنڈری حیثیت حاصل ہے۔ اسمبلیوں میں خواتین کی نمائندگی کے بغیر معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا یہ خوش آئند بات ہے کہ دونوں سیاسی جماعتیں عورتوں کو اسمبلیوں میں نمائندگی دینے پر متفق ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر سے کہا ہے کہ وہ کالا باغ ڈیم پر جلد اتفاق رائے کرائیں۔ وزیراعظم نے واپڈا کی طرف سے ڈیم کے ڈیزائن میں تبدیلی کے فارمولے کو قابل عمل قرار دے دیا ہے۔

○ پشاور کے قریب بس اور کوچ کے تصادم میں ٦- افراد ہلاک اور ۱۲- شدید زخمی ہو گئے۔

○ سیالکوٹ کے قریب موضع کالا کپور وال میں دن دیہاڑے دو مسلح افراد نے سکول عملہ کی تنخواہوں کے ۲- لاکھ ۳۳- ہزار روپے چھین لئے اور فرار ہو گئے۔

○ تحریک فقہ جعفریہ شور کوٹ کے صدر مولانا محمد اقبال پر فائرنگ کی گئی لیکن وہ بال بال بچ گئے۔ حملہ کے وقت مولانا اپنے مدرسہ میں درس و تدریس میں مصروف تھے۔

○ تعمیر وطن پروگرام کے تحت تیار ہونے والے ترقیاتی منصوبوں میں بعض ارکان کی طرف سے کروڑوں روپے کی خورد برد کا انکشاف ہوا ہے۔ ایسے ارکان اور محکمہ بلدیات کے بدعنوان افسران کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے کیس انٹی کرپشن کے محکمہ کو بھیجے جا رہے ہیں۔

○ بینکوں نے موٹر سائیکل اور گرین ٹریکٹر سکیموں کے لئے رقم فراہم کرنے سے انکار دیا ہے۔ بینکوں نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ییلو کیب سکیم میں ان کے ایک ارب روپے پھنسے ہوئے ہیں۔ حکومت ملازمین اور کاشت کاروں کے فائدے کے لئے کوئی سکیم بنانا چاہتی ہے تو فنڈ خود فراہم کرے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم ایک دہشت گرد اور بلیک میلر تنظیم ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ مالی سال برائے ۹۵-۱۹۹۴ء کے بجٹ کا حجم سوا تین کھرب روپے کے قریب ہو گا۔ اس میں سے ایک کھرب روپے کے قریب عالمی مالیاتی اداروں سے ملنے والی امداد پر مشتمل ہو گا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اگر ایم کیو ایم نے حکومت کی تجاویز کو قبول کر لیا تو حالات جلد معمول پر آجائیں گے۔

○ امریکی کانگریس کے تین ڈیمو کریٹک ارکان کو اس وقت گرفتار کر لیا گیا جب انہوں نے ہیٹی میں امریکی پالیسی کے خلاف وائٹ ہاؤس کے باہر مظاہرہ کیا۔

○ بھارت میں ایک نیا قانون بنایا گیا ہے جس کے تحت ایڈز کے وائرس والے خون فروشوں کو عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مختلف مقامات پر بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان ہونے والی جھڑپوں میں ۲۰ بھارتی فوجی ہلاک ایک فوجی کیمپ جزوی طور پر تباہ اور ایک گاڑی تباہ ہو گئی۔ جبکہ ٦- مجاہدین بھی شہید ہو گئے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ بلوچستان سے قیمتی معدنیات کی سمگلنگ زوروں پر ہے۔ سو سے زائد ٹرک روزانہ کراچی پہنچ رہے ہیں۔ ان میں افغان ماربل بھی بڑے پیمانے پر شامل ہے۔

○ وہاڑی میں جامع مسجد مرتضویہ میں نمازیوں پر نامعلوم افراد نے دستی بموں اور کلاشنکوفوں سے حملہ کیا۔ جس سے ٦- افراد زخمی ہو گئے۔ حملہ آور حملہ کے بعد فرار ہو گئے۔

سنگ مرمر کے کتبہ جات، سنگ بنیاد و افتتاح، نیم پلیٹس وغیرہ کا اعلیٰ اور معیاری کام حیرت انگیز کم قیمت پر کروانے کیلئے تشریف لائیں۔
نزد جاپانیڈ سپیشلسٹ ڈاکٹر سمیع اللہ احمد
رفیق ماربل ڈیزائنر یادگار چوک۔ ربوہ
پروپرائٹر: محمد رفیق احمد خوشنویس

ضروری اطلاع

دوستوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ائیر بورن AIR BORN ٹریولنگ ایجنسی کی ایک شاخ ربوہ میں بھی کھل گئی ہے۔ جو دوست بیرون ملک کسی بھی ائیر لائن کے ذریعہ جانا چاہیں انکی ہر قسم کی سہولت اور ضرورت کا خیال رکھا جائے گا۔
لندن جانے کیلئے رعایتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔
رابطہ
مرزا رفیق احمد دارالصدر ربوہ
فون 212005

دانت اچھے صحت اچھی
35 سالہ تجربہ کار
دانت نکلوانا کوئی علاج نہیں
دانت درد کا فوری علاج
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون: 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا ماسخورہ۔ خون کا آنا۔ پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ٭ فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں